خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

موعظه ششم

بدانکه جناب حق سبحانه و تعالیٰ میفرماید:'' يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم (نساء:۵۹)''یعنی امتثال و فرمان برداری نمائید جناب حق سبحانه تعالیٰ را و جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله را و کسی را که مرجع احکام و متولی امور شما باشد۔ که میان علمای اهل سنت و علمای شیعه اختلاف واقع شده درینکه مراد حق تعالیٰ از اولی الامر که مارا بفرمان برداری او امر نموده کیست۔ علمای اهل سنت قایل شده اند باینکه مراد از آن سلاطین و امرا هستند و علمای شیعه را مذهب آنست که مراد از آن جناب ائمه معصومین علیهم السلام اند که معصوم اند از گناهان و خطاها و لغزشها نه سایر سلاطین و امراء۔ چه بسیار قبیح است که حق تعالیٰ بر بندگان خود فرمان برداری شخصی را واجب سازد که از او ممکن باشد خطا و امر کردن بقبیح مثل قتل نفس بغیر حق یا زنا یا شرب مسکرات و امثال آن و در محل خود ثابت شده که چیزیکه قبیح باشد بر حق تعالیٰ جائز نیست۔

چھٹا وعظ

یہ جان لو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:'' يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم (نساء:۵۹)''

ترجمہ: ''اے ایمان دارو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان اختیار ہوں انکی اطاعت کرو''۔

علمائے اہل سنت اور علمائے شیعہ میں اس بات پر اختلاف ہے کہ ''اولی الامر'' سے مراد کون لوگ ہیں، جن کی فرمان برداری کا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے۔

علمائے اہل سنت قائل ہیں کہ اس سے مراد سلاطین و امرا ہیں، لیکن علمائے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ اس سے مراد جناب ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں، جو کہ معصوم عن الخطا ہیں نہ کہ سلاطین و امرا، کیونکہ بہت برا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت واجب قرار دے، جس سے خطا کا امکان ہو اور برے افعال جیسے قتل نفس بغیر حق یا زنا یا شرب مسکرات وغیرہ کا حکم دے سکتا ہو۔ اپنی جگہ پر ثابت ہو چکا ہے کہ امر قبیح حق تعالیٰ کے لئے جائز نہیں ہے۔

وهم دلالت می کند بر آن قول حق تعالیٰ

" إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَائِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَائِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (نحل:۹۰)" و هم می توان گفت که اگر امتثال و فرمان برداری سلاطین در جمیع امور واجب باشد لازم می آید که حق تعالیٰ حکم بمتناقضین کرده باشد زیرا که از احادیث کثیره مستفاد میشود که برای خاطر مخلوق معصیت خالق کردن بسیار مذموم و منهی عنه است۔پس اگر اطاعت بادشاه در ارتکاب معصیت واجب باشد لازم آید که یک فعل هم واجب باشد و هم حرام۔

و اما حدیثی که دلالت میکند بر اینکه خاطر مخلوق معصیت خالق نباید کرد۔پس از آنجمله حدیثی است که در کافی از جناب صادق علیه السلام ماثور است که جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که برای رضای مخلوق نافرمان برداری حق تعالیٰ کند حق تعالیٰ ستایش کنندگان او را مذمت کننده او میگرداند۔

وهم درآن کتاب از امام محمد باقر علیه السلام منقولست که جناب سید المرسلین فرمودند که هر که برای رضای مخلوق مرتکب امری شود که موجب ناخوشی حق تعالیٰ شود حق تعالیٰ ستایش کننده او را مذمت کننده او میگرداند و هر که برای اطاعت حق تعالیٰ اختیار امری نماید که موجب ناخوشی مخلوق شود حق تعالیٰ او را از عداوت هر دشمن و حسد جمیع حاسدان

نیز اس پر حق تعالیٰ کا قول دلالت کرتا ہے کہ:

''اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور قرابت داروں کو (کچھ) دینے کا حکم دیتا ہے اور بدکاری، ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' (نحل:۹۰) نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر سلاطین کی اطاعت و امتثال تمام امور میں واجب ہو تو یہ لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ دو متناقض چیزوں کا حکم دے، کیونکہ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کی خاطر خالق کی معصیت کرنا بہت ہی مذموم اور نکوہیدہ و منہی عنہ ہے۔پس اگر گناہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب ہوتی ہے تو لازم ہے کہ ایک فعل واجب بھی ہو اور حرام بھی۔

وہ حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں کہ مخلوق کے لئے خالق کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے: کتاب 'کافی' میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بھی مخلوق کی خوشی کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کرنے والوں کو اس کی مذمت کرنے والا بنا دے گا۔''

نیز اسی کتاب میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب سید مرسلینؐ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کی خوشی کے لئے ایسے امر کا ارتکاب کیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو، تو خدا اس کی تعریف کرنے والوں کو اس کی مذمت کرنے والا بنا دے گا اور جس نے خدا کی اطاعت کے لئے ایسے امر کو اختیار کیا جو مخلوق کی ناراضگی کا باعث ہو، خدا اس کو دشمنوں کی عداوت

نگاه میداردو جناب باری در جمیع حالات یاورومدگار او میباشد۔

وهم درآن کتاب از جناب صادق صلوات الله علیه منقولست که فرمودند شخصی عریضه نوشت بخدمت امام زین العابدین صلوات الله علیه متضمن اینکه جناب معصوم برای او دو حرفی که متضمن وعظ باشد قلمی فرمایند۔حضرت ملتمس او را قبول نمودو در جواب نوشتند که هر که بقصد رضای مخلوق معصیت حق تعالیٰ نماید فوت میشود ازو چیزی که بتوقع حصول آن اختیار معصیت نموده وازو چیزی که فرار نموده بسرعت باو میرسد۔حکایت کرده اند که غیاث بن ابراهیم که بمجلس مهدی عباسی داخل شد و چون مهدی را میل بسیار بلعب کبوتر بوده بواسطه خوش آمد او گفت که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله فرموده است که لا سَبَقَ اِلَّا فی خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ نَصَلَ اَوْ جُناحٍ وحال آنکه لفظ جناح داخل حدیث نیست۔مهدی را الحاق او خوش آمد فرمود که ده هزار درهم در وجه انعام او برسانند۔چون از مجلس مذکور رخصت انصراف یافته برآمد۔مهدی بفراست دریافت که حال چیست گفت اَشْهَدُ اَنَّ قَفَاهُ قفاه کَذّابِ عَلیٰ رَسولُ اللهِ۔یعنی گواهی می دهم باینکه قفای او قفای کسیست که بر رسول خدا دروغ بسته است۔هر گز پیغمبر نگفته است که "او جناح"۔نهایتش این مرد خواست که بما نزدیکی نماید و خوش آمدی در کار ما کرد ۔در حال فرمود که کبوتر انرا ذبح کنند و گفت من او را برین

اور تمام حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ تمام حالات میں اس کا مددگار و معین ہوگا۔''

اسی کتاب میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے امام زین العابدینؑ کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ جناب معصوم اس کے لئے وعظ و نصیحت پر مشتمل دو جملہ تحریر فرمائیں۔حضرت نے اس کی خواہش کو قبول فرمایا اور جواب میں تحریر کیا کہ جو بھی رضائے مخلوق کے لئے خدا کی نافرمانی کرتا ہے، تو جس چیز کے حصول کی امید میں اس نے گناہ کیا تھا وہ چیز ختم ہو جاتی ہے اور جس چیز سے بھاگا ہے وہ تیزی سے اس تک پہنچتی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ مہدی عباسی کی بزم میں غیاث بن ابراہیم داخل ہوا۔جب اس نے دیکھا کہ مہدی کو کبوتروں سے کھیلنا بہت پسند ہے، تو اس کو خوش کرنے کے لئے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے: ''مقابلہ و مسابقہ نہیں ہے مگر دوڑ، تیراندازی یا جناح میں''۔جب کہ جناح کا لفظ حدیث میں نہیں ہے۔مہدی کو اس کا یہ جوڑنا پسند آیا اور کہا کہ دس ہزار درہم انعام کی صورت میں اس کو پہنچائیں۔اس بزم سے باہر آنے کے بعد، مہدی نے اپنی ہوشیاری کی وجہ سے سمجھ گیا کہ ماجرا کیا ہے۔اس نے کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کی پس گردن ایسے شخص کی پس گردن ہے جس نے رسول خداؐ کی طرف کذب بیانی کی ہے۔'' پیغمبر نے ہرگز یہ نہیں فرمایا ہے کہ ''او جناح''، زیادہ سے زیادہ اس مرد نے چاہا کہ ہم سے قربت حاصل کرے، لہٰذا چاپلوسی کی۔مہدی نے فوراً حکم دیا کہ کبوتروں کو ذبح کر دیں اور کہا کہ میں نے اسے اس بات کی

داشتم که بر پیغمبر بکذب حرفی بست۔ یعنی میلی که من بلعب کبوتر داشتم او را برین الحاق باعث شد۔

پوشیده نماند که اکثری از عوام مخالفین بر سبیل طعن میگویند که شیعیان رکابی مذهب اندو گویا مراد ایشان از این لفظ اینست که مذهب ایشان بنا بر غرض تحصیل دنیا است و اهل این مذهب را مقصودی غیر از تقرب سلاطین و امرا چیزی نیست۔ حال اینکه شخصی که کتب فریقین را ملاحظه نموده باشد و از اعتقادات و طریق عبادات و معاملات هر یک از فریقین خبر داشته باشد میداند که مقدمه بر عکس است چه مخالفین بنابر خوش آمد سلاطین اولی الامر را تفسیر کرده اند بسلاطین۔ چنانچه دانستی تا ایشان را امر دمان واجب الاطاعت دانند بخلاف علمای امامیه که پیش ایشان مراد از اولی الامر جناب ائمه علیهم السلام اند۔ و ایضاً معلوم است که بنابر مذهب شیعه لباس حریر مطلقاً بر مرد حرام است و همچنین لباس و زیور طلائی و خوردن از ظرف طلا و نقره و شنیدن غنا و نظر کردن بنامحرمان خصوصاً پسران ساده وامثال آن وظاهر است که نفس انسان بطرف امثال این چیزها خصوصاً نفوس سلاطین و امرا میلان طبیعی دارد۔ پس اگر علمای شیعه را غرض فاسد دنیوی میبود می بایست که علمای شیعیان سبیلی برای تجویز این چیزها اختراع میکردند۔ مثل اینکه میگفتند که غنا هر چند حرام است لیکن برای اهل آن جائز است و بطرف

رغبت دلائی کہ پیغمبرؐ پر جھوٹ لگائے، یعنی کبوتروں سے کھیلنے کے میرے شوق نے اسے حدیث میں اضافہ کرنے پر مجبور کیا۔

مخالف عوام کی اکثریت، طنز کے طور پر یہ کہتی ہے کہ شیعہ رکابی مذہب ہیں، گویا اس لفظ سے ان کا مقصد یہ ہے کہ شیعوں کا مذہب دنیا کے حصول کے لئے ہے اور اس مذہب کے ماننے والوں کا مقصد سلاطین و امرا سے تقرب کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ جب کہ اگر کوئی شخص فریقین کی کتابوں کا مطالعہ کر چکا ہو اور ہر ایک کے اعتقادات و طریق عبادات و معاملات سے واقف ہو، تو وہ جانتا ہے کہ مطلب الٹا ہے۔ کیونکہ مخالفین نے، بادشاہوں کی خوش آمد کے لئے، اولی الامر کو بادشاہ سے تعبیر کیا ہے، تاکہ لوگ ان کو واجب الاطاعہ جانیں۔

اس کے برخلاف علمائے امامیہ کے نزدیک اولی الامر سے مراد جناب ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔ نیز معلوم ہے کہ شیعہ مذہب کے مطابق، لباس حریر، مرد کے لئے مطلقاً حرام ہے۔ اسی طرح سونے کے کپڑے یا زیور اور سونے چاندی کے برتن میں کھانا، گانا سننا، نامحرم خاص کر کے خوبصورت لڑکوں کی طرف نظر کرنا وغیرہ بھی حرام ہے اور ظاہر ہے کہ انسان اور خاص کر کے بادشاہوں اور امرا کا نفس، ان چیزوں کی طرف فطری رجحان رکھتا ہے۔ پس اگر علمائے شیعہ کو دنیوی غرض ہوتی تو ان کو چاہئے تھا کہ ان چیزوں کے جواز کے لئے کوئی راستہ نکالیں۔ مثال کے طور پر یہ کہیں کہ گانا بجانا ہر چند حرام ہے لیکن اس کے اہل کے لئے جائز ہے، اور

امردان نگاه کردن هر گاه مقصودی غیر از نگاه نباشد از جمله عبادت است و امثال آن۔پس معلوم شد که مذهب شیعیان مبنی است بر محض رضای الٰهی و مقصودی غیر از تقرب بخدا و جناب ائمه علیہم السلام ندارند و آنچه از جناب بوسایط ثقات ایشان رسیده بر آن عمل مینمایند هر چند منافی اغراض دنیوی باشد مثلاً هر گاه از جناب ائمه علیہم السلام بشیعیان رسیده که مدفون شدن در جوار مشاهد مشرفه موجب مغفرت و علو مرتبت اخروی است و حق تعالیٰ دوست میدارد دل شکسته و قبر شکسته را حتی المقدور علمای شیعه و دیگر مومنین سعی میکنند که اجساد موتای خود را بیکی از مشاهد مشرفه برسانند ۔اگر میسر نشود در بلده و شهرهای خود دفن میکنند و چندان اهتمام در تعمیر گنبد و خادم نشانیدن نمیکنند بخلاف مخالفین چونکه ایشان گنبدها را وسیله تحصیل دنیا میکنند درین باب اهتمام مینمایند و قبرهای خود را زیارت گاه میسازند و عالمی را باین وسیله فریب میدهند و از زیارات مشاهد مشرفه جناب ائمه علیہم السلام باز میدارند چه معلوم است که اگر در این ولایت هندوستان باین کثرت زیارتگاه نمیشد و علمای آنجا ترغیب میکردند خلق را بزیارت جناب ائمه و از اغراض فاسده دنیا دست بر میداشتند۔ البته اکثری از خلق عزم نموده بمشاهد مشرفه خود را میرسانیدند وعلاوه بر این هر گاه که از ضوابط ایشان است که هر قبیحی را بلباس حسن جلوه گر میسازند و خوبی های دیگران را به بدی تعبیر میکنند و میگویند که

جوان لڑکوں کی طرف دیکھنا جب نظر کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ ہو تو عبادت میں شمار میں ہوتا ہے وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ شیعہ مذہب صرف اور صرف رضائے الٰہی پر مبنی ہے اور اللہ و جناب ائمہؑ سے قربت کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہے۔اور جو کچھ ائمہؑ سے، معتبر افراد کے ذریعے ان تک پہونچا ہے، اس پر عمل کرتے ہیں، ہر چند دنیاوی فایدوں کے منافی ہو۔

مثلاً جناب ائمہؑ سے یہ حدیث شیعوں تک پہنچی ہے کہ مشاہد مشرفہ کے قرب میں دفن ہونا، مغفرت اور اخروی درجوں کی بلندی کا باعث ہے اور حق تعالیٰ دل شکستہ اور قبر شکستہ کو دوست رکھتا ہے، تو علمائے شیعہ اور دیگر مومنین حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ اپنے مُردوں کو کسی ایک مشہد مشرف تک پہنچائیں، اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو اپنے شہر اور محلہ میں دفن کرتے ہیں اور گنبد کی تعمیر اور خادم رکھنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے ہیں۔

اس کے برخلاف، مخالف افراد چونکہ گنبد و مزار کو تحصیل دنیا کا ذریعہ بناتے ہیں، لہٰذا اس سلسلے میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور اپنی قبروں کو زیارتگاہ بناتے ہیں اور اس طرح پوری دنیا کو دھوکا دیتے ہیں اور مشاہد مشرفہ ائمہؑ کی زیارت سے روکتے ہیں۔ چونکہ اگر ہندوستان کی سرزمین پر اتنی کثرت سے زیارت گاہیں نہ ہوتیں اور یہاں کے علماء لوگوں کو جناب ائمہؑ کی زیارت کی ترغیب دلاتے اور دنیاوی اغراض باطلہ سے دست بردار ہو جاتے تو یقیناً بیشتر لوگ ارادہ کر کے خود کو مشاہدہ مشرفہ تک پہونچاتے ۔لیکن کیونکہ ان کی عادت ہے کہ ہر بری شے کو لباس حسن پہناتے ہیں اور دوسروں

چونکه میان امامیه اولیاء بهم نمیرسند ازین جهت گنبدی و زیارتگاهی از ایشان نمیباشد واین حرف ایشان از نهایت عصبیت و عناد است که صادر میشود چه اگر گنبد و روضه ورجوع عوام کالانعام دلیل حقیقت باشد باید معبدها و بتخانه‌های کفار که در تهاکردواره و بنارس وغیره ساخته‌اند وهزاران مردمان از مسافت بعیده برای پرستش خود را در اینجا میرسانند بطریق اولیٰ دلیل حقیقت کفار باشد ۔بالجمله حق سبحانه و تعالیٰ کسی را که عقل کامل داده افعال و اقوال مخالفین و مزورین را میداند که چقدر مثوب باغراض دنیوی است هر چند آنها کمال احتیاط در اخفای آن بکار برند و بر عوام حقیقت امر را ملتبس و مشتبه سازند'' وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ (نور:۴۰)''

باید دانست که کلام حق تعالیٰ و جناب رسول خدا و حضرات ائمه معصومین که متضمن وعظ و پند است بمثابه دوائیست که بسیار تلخ و بسیار مفید باشد و ماهمگان بمنزله بیماریم که بانواع امراض هوا و خواهشهای نفسانی مبتلا ایم پس چنانچه دوای تلخ از حیثیت اینکه منافات و منافرت با قوت ذایقه بیمار دارد خوردن آن بر او بسیار ناگوار است لیکن بعد از اینکه بیمار انرا بتکلف تناول نماید آثار منفعت کما ینبغی در خود می یابد ۔همچنین کلام خدا و رسولؐ که متضمن تکلیفی از تکالیف شرعیه است چون با مذاق نفس اماره و هواهای نفسانی منافات دارد استماع

کی خوبی کو بدی سے تعبیر کرتے ہیں ،لہٰذا کہتے ہیں کہ شیعوں میں اولیاء نہیں ہوتے ،اس لئے ان کے یہاں گنبد و زیارت گاہ نہیں ہے اوران کا یہ قول عناد وضد کی وجہ سے ہے، کیونکہ گنبد وروضہ اورعوام الناس کالانعام کا ان کی طرف رجوع کرنا، اگر حقانیت کی دلیل ہے تو ٹھاکردوار، بنارس وغیرہ کی مندریں جو کافروں کے ذریعے تعمیر ہوئی ہیں اور ہزاروں لوگ دور دور سے پوجا کے لئے خود کو وہاں پہونچاتے ہیں، بہ درجۂ اولیٰ کفار کی حقانیت کی دلیل ہے۔خلاصہ یہ کہ اگر کسی کو اللہ نے عقل کامل دی ہے تو وہ جانتا ہے کہ مخالفوں کے افعال واقوال، کتنا دنیاوی اغراض سے ڈھکے ہیں، ہر چند کہ وہ لوگ اس کو چھپانے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں اورلوگوں پر حقیقت امر کو مشتبہ کردیتے ہیں۔ **وَمَنْ لَمْ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ۔** ''اور جسے خود خدا ہی نے (ہدایت کی) روشنی نہ دی ہوتو اس کے لئے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے۔''

جاننا چاہئے کہ وعظ ونصیحت پر مشتمل، حق تعالیٰ، جناب رسول خداؐ اور حضرت ائمہ معصومینؑ کا کلام،اس دوا کی طرح ہے جو بہت کڑوی لیکن فائدہ مند ہے۔اور ہم سب اس بیمار کی طرح ہیں جو ہوا و خواہشات نفسانی کے مختلف امراض میں مبتلا ہے۔جس طرح کڑوی دوا کا کھانا قوت ذایقہ سے منافات رکھنے کی وجہ سے بیمار کے لئے بہت ناگوار ہے،لیکن جب بیمار جبراً اس کو استعمال کرتا ہے،تو اس کے منفعت بخش آثار کو اپنے اندر پاتا ہے۔اسی طرح خدا اور رسولؐ کا کلام جو کہ شرعی احکام میں سے کسی حکم پر مشتمل ہوتا ہے، چونکہ نفس امارہ اور ہوای نفسانی کے مزاج کے مطابق نہیں ہوتا ہے، لہٰذا اس کو سننا اور

نمودن او و گوش دادن بان خالی از عسرت و دشواری نیست خصوصاً بر آنهایی که از ابتدای طفولیت در همه امور امتثال و فرمان برداری نفس اماره کرده باشند۔ لیکن یقین بدانند که اگر بعزم های درست و نیتهای صادق کلام خدا و جناب ائمه را استماع نمایند البته بعد افضال الٰهی عنقریب آثار و منافع آنرا در نفوس خود می یابند و خود را از بندگی و عبودیت نفس اماره آزاد میتوانند ساخت۔

باستماع میرسد که بعضی از سخن چینان و خورده گیران که از دست ایشان نجات جستن بغایت متعسر است باهم میگویند که فقیر که احادیث متضمن وعظ در روز جمعه میخواند خواندن آن مناسب نیست چونکه نفوس ابنای زمانه مایلست بگناه و نافرمان برداری حق تعالیٰ پس خواندن امثال چنین احادیث موجب نفرت خلقست و این حرف ایشان نزد عقل فقیر از محل اعتبار ساقط است زیرا که مقصود عمده از رجوع خلق بامثال ما همین است که تا چیزیکه مخالف شرع جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ از ایشان بعمل می آمده باشد از آن نهی کرده شود و هر گاه همین نهی موجب نفرت ایشان از ما شود رجوع ایشان بما بچه کار می آید۔ جناب حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ در بعضی خطبه های نهج البلاغه میفرمایند که ما هر آینه داخل شده ایم در زمانی که اکثر از اهل زمان غدر و مکر را بدانائی و زیرکی تعبیر میکنند و کسیکه عذر

اس پر دھیان دینا، سختی و دشواری سے خالی نہیں ہے، خاص کر کے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے عہد طفولیت سے، ہر کام میں نفس امارہ کی پیروی و فرمانبرداری کی ہو۔ لیکن یقین کریں کہ اگر سچے ارادے اور نیت صادق سے، اللہ و جناب ائمہؑ کے کلام کو سماعت کریں، تو بے شک اللہ کے فضل و کرم سے، جلد ہی اس کے آثار و فواید کو اپنے نفس میں پائیں گے اور خود کو نفس امارہ کی بندگی و عبودیت سے نجات دلا سکتے ہیں۔

سنا جا رہا ہے کہ بعض سخن چین اور اعتراض کرنے والے جن سے نجات نہایت مشکل ہے، ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ یہ فقیر روز جمعہ، وعظ و نصیحت پر مشتمل جو احادیث سناتا ہے، اس کا سنانا مناسب نہیں ہے، کیونکہ لوگوں کا نفس گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف مایل ہے، لہٰذا اس طرح کی حدیثوں کو سنانا، عوام کی نفرت کا باعث ہوگا۔ ان کی یہ بات، حقیر کی نظر میں، اعتبار سے ساقط ہے، کیونکہ عوام کا ہمارے جیسوں کی طرف رجوع کرنے کا خاص مقصد یہی ہے تاکہ شرع نبویؐ کے خلاف جو افعال ان سے سرزد ہوئے ہیں، اس سے منع کیا جائے۔ اگر یہ منع کرنا، ہم سے ان کی نفرت کا باعث ہے تو ان کا ہماری طرف رجوع کرنا کس کام کا ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ، نہج البلاغہ کے بعض خطبوں میں فرماتے ہیں: ''بے شک ہم ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں، جس میں زمانے کے اکثر لوگ، غدر اور مکاری کو سمجھداری اور ہوشیاری سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس شخص کے بارے میں جو مکاری اور

میکند و حیله ها پیش می آرد مردمان زمانه می گویند که فلان کس احسن الحیله است۔حق تعالیٰ ایشان را از رحمت خود دور گرداند۔بعد از آن جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بطرف نفس نفیس خود اشاره فرموده میفرمایند بدرستیکه کسیکه قدرت دارد بر انواع حیله های او وجوه جمیع حیله ها میداند لیکن هر گاه بعضی از حیله ها مستلزم ترک واجب است یا ارتکاب حرام، انرا دیده و دانسته با وجود قدرت بر آن ترک مینماید و کسیکه خوف حق تعالیٰ را غنیمت میشمارد و آنرا بکار میبرد وایضاً کسیکه مصنفات اصحاب ما را دیده باشدو بر او حالی شده باشد که اصحاب ما عقول کامله و آرای صحیحه داشتند و طریق تالیف قلوب عوام و تسخیر سلاطین و امرای عظام که آنرا مخالفین منتهای کمال خود میدانند مثل اینکه نگرفتن را وسیله گرفتن میسازند و اگر کسی با ایشان احسان و سلوکی نماید از او استکبار و گردن کشی می نمایند تا اینکه برو استغنای خود ظاهر نمایند و امثال ان پیش علمای ما از جمله بدیهیات بوده لاکن چونکه اینهمه ناشی از اغراض فاسده دنیا است لهٰذا از ان اعراض نموده اند۔

در کتاب کلینی مسطور است که جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ فرمودند:اذا ظهرت البدع فی امتی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل فعلیه لعنة اللہ واین حدیث از جمله متواتر است و مقبول فریقین است۔پس اند کی چشم ها

فریب کرتا ہے ،لوگ کہتے ہیں :فلاں شخص احسن الحیلہ ہے،اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔اس کے بعد جناب امیر المومنین نے اپنی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں: جو شخص تمام حیلوں پر قدرت رکھتا ہے اور حیلے کی تمام قسموں کی اطلاع بھی رکھتا ہے،لیکن جب کبھی بعض حیلوں کا لازمہ ترک واجب یا ارتکاب حرام ہو،اس کو دیدہ و دانستہ،اس پر قادر ہونے کے باوجود ترک کردیتا ہے اور جو شخص خوف خدا کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کو کام میں لاتا ہے۔

نیز جس شخص نے ہمارے اصحاب کی مصنفات کو دیکھا ہو تو اس کو یقین ہوجائے گا کہ ہمارے اصحاب،عقول کامل اور صحیح رائے کے مالک تھے اور عوام کے دلوں کو نرم کرنے اور امراء و سلاطین کو تسخیر کرنے کا طریقہ جس کو مخالفین اپنا انتہائی کمال سمجھتے ہیں،مثلاً نہ لینے کو لینے کا ذریعہ بناتے ہیں،اور اگر اوئی ان کے ساتھ احسان و نیکی کرتا ہے تو اس کے سامنے اظہار تکبر کرتے ہیں تا کہ اپنی بے نیازی کا اظہار کرسکیں ۔اس طرح کی چیزیں ہمارے علمائے کے نزدیک بدیہیات میں سے ہے لیکن چونکہ ان تمام چیزوں کی وجہ دنیا کی فاسد اغراض و مقاصد ہیں،لہٰذا ان چیزوں سے اعراض وروگردانی کیا ہے۔

کتاب کلینی میں تحریر ہے کہ جناب سید المرسلینؐ نے فرمایا:''جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم کو چاہیئے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہے۔''۔اور یہ حدیث متواتر حدیثوں میں سے

را وا باید نمود و ملاحظه باید فرمود که امروز حق سبحانه و تعالیٰ ما را بفضل عمیم خود بیمن ذات با برکات ولی النعم و الاحسان جناب نواب صاحب قبله مجال حرف زدن داده اگر بمحض خوف نفرت خلق اظهار حرف حق نکنم فردا پیش خدا و موالیان خود علیهم السلام چه جواب خواهم داد۔ آری اگر علم یا ظن ضرر نفس یا غرض باشد البته سکوت و عدم اظهار واجب باشد۔ لاکن بحمد الله تعالیٰ فیما نحن فیه بیمن توجه خاطر ملکوت ناظر جناب خداوند نعمت دام ظله و اقباله مظنون و محتمل باحتمال غالب سلامتست و احتمال ضرر موهوم و مراعات موهوم در نظر شارع واجب نباشد و الا لازم اید که حج بیت الله الحرام گاهی واجب نشود وزیارات جناب ائمه علیہم السلام حرام باشد زیرا که ضرر موهوم لازم این سفرهاست و له شواهد کثیرہ اخر۔

و توهم نشود که فقیر در اثنای کلام در مقام شکر گزاری گاه گاهی باسم سامی جنابنواب صاحب دام ظله کلام را قرین میسازد بنا بر ریا و خوش آمد است بلکه بنا بر اغراض صحیحه شرعیه است از انجمله ادای شکر و احسان است که بنا بر مذهب شیعه از جمله واجبات عقلیه و نقلیه است کَمَا یَدُلُّ عَلَیهِ قَولُهُم شُکرُ المُنعِمِ وَاجِبٌ عَقلاً۔

در کلینی از جناب صادق صلوات الله علیه منقول است که جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که با کسی احسانی کند اگر قدرت داشته باشد او هم باو احسانی کند و اگر قدرت احسانی

اور مورد قبول فریقین ہے۔ پس تھوڑا سا آنکھوں کو کھولنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ آج حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے، اور جناب ولی النعم و الاحسان جناب نواب صاحب کی ذات بابرکات کی وجہ سے، بات کرنے کا موقع دیا ہے، اب اگر صرف نفرت کے خوف کی وجہ سے ،حرف حق کا اظہار نہ کریں تو کل خدا اور ائمہؑ کی بارگاہ میں کیا جواب دوں گا۔ ہاں اگر نقصان کا یقین یا گمان ہو، تو البتہ سکوت و عدم اظہار واجب ہے۔

لیکن بحمد اللہ ملکوت ناظر، جناب خداوند نعمت دام ظلہ العالی کی توجہ خاطر کی وجہ سے، احتمال غالب یہ ہے کہ کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور نقصان کا احتمال وہم ہے اور وہم کی مراعات کرنا شارع کی نظر میں واجب نہیں ہے، وگرنہ یہ لازم ہوگا کہ حج بیت اللہ کبھی واجب نہ ہو اور ائمہ کی زیارت حرام ہو، کیونکہ ایک موہوم نقصان ان سفروں میں موجود ہے۔ اس کے دوسرے گواہ بھی ہیں۔

یہ گمان نہ ہونے کے پائے کہ حقیر نے جو اثنائے کلام میں شکرگزاری کے مقام پر، جناب نواب رضا خان صاحب دام ظلہ العالی کے نام گرامی کو اپنے کلام میں شامل کرلیا ہے تو ریا اور خوش آمد کے لئے ہے، بلکہ شرعی و صحیح اغراض کی بنا پر ہے، جیسے کہ احسان کا شکریہ ادا کرنا کہ مذہب شیعہ میں من جملہ واجبات عقلیہ و نقلیہ ہے۔ جیسا کہ اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ قول کہ منعم کی شکرگزاری عقلی طور پر واجب ہے۔

کتاب ''کلینی'' میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب سید المرسلینؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی

نداشته باشد باید ثنا و ستایش او بزبان کند و اگر اینهم نکند پس بدرستیکه او کفران نعمت نموده ـ و در حدیث قدسی از جناب سید الساجدین علیه السلام منقولست که فرمودند حق سبحانه و تعالیٰ دوست میدارد هر دلی را که حزین با غم آخرت باشد و دوست میدارد هر بنده که شکر نعمت بسیار کند۔ فردای قیامت حق سبحانه و تعالیٰ به بنده از بندگانش میفرماید که آیا شکر فلان بنده کردی ـ گوید خدا وندا ترا شکر کردم۔

پس خطاب رسد که چون شکر او را نکردی شکر مرا نیز نکردی ـ بالجمله طریق پیروان جناب ائمه علیهم السلام آنست که در تعظیم محسن خود از دل و زبان و اعضای خود قصور ننمایند و کفران نعمت و احسان را موجب کمال خود ندانند و این را وسیله عوام فریبی نکنند کما لا یخفی۔

کے ساتھ احسان کرے، تو اگر طاقت رکھتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ احسان کرے اور اگر طاقت نہیں رکھتا ہے تو اس کی تعریف و ستایش زبان سے کرے اور اگر یہ بھی نہ کرے تو بے شک اس نے کفران نعمت کیا ہے۔

حدیث قدسی میں جناب سید الساجدینؑ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس دل کو جس میں آخرت کا غم پایا جاتا ہے اور دوست رکھتا ہے اس بندے کو جو شکر نعمت بہت کرتا ہے۔

کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی بندے سے سوال کرے گا کیا تم نے فلاں بندے کا شکریہ ادا کیا، وہ جواب دے گا، اے اللہ میں تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ پس خطاب ہوگا چونکہ تم نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا لہٰذا میرا شکریہ بھی ادا نہیں کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ماننے والوں کا طریقۂ کار یہ ہے کہ اپنے محسن کی تعظیم میں دل و زبان و دیگر اعضا سے کمی نہ کریں اور نعمت و احسان کے کفران کو اپنے کمال کا باعث نہ جانیں اور اس کو لوگوں کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بنائیں۔ کما لا یخفی۔ (باقی آئندہ)

سید العلماءؒ سید علی نقی نقوی کے متعلق معلومات

سید العلماء کی حیات وآثار کے متعلق تحقیقی وتدوینی کام مؤسسۂ نور ہدایت، امام باڑہ غفران مآبؒ میں ہورہا ہے۔ لہٰذا موصوف کے حلقۂ قربت وعقیدت سے درخواست ہے کہ اس تعلق سے جو بھی مناسب مواد مثلاً یادداشتیں، گفتگو، مجلسی نکات نیز خطوط ومضامین، ویڈیو یا آڈیو کیسیٹ اور سی۔ڈی۔ وغیرہ ہوں عنایت فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔ یہ سب استفادہ کے بعد انشاء اللہ بصد شکریہ واپس کردیئے جائیں گے۔